پھر ان کے اشتراک و اتحاد کس قدر ناپائیدار ہیں کہ رات یں متحد ہیں سورج کے طلوع ہوتے ہی ایک دوسرے کے مخالف کیمپ میں نظر آتے ہیں پھر سیٹوں کی بارگیننگ ہوتی ہے دوسری شام پھر مجلس میں اکٹھے ہوتے ہیں مگر پچھلی رات کسی اور کی دستک پھر آنکھیں پھیر لیتے ہیں اور اخبارات ہیں کہ تمام خبریں تصدیق کے ساتھ سچی خبریں چھاپے چلے جاتے ہیں۔ عوام پہ اس اتحاد، پھر افتراق و انتشار اور پھر مخالفت سے یہ تاثر مرتب ہوا کہ یہ سب کچھ حلال طیب ہے جب علماء کرام یوں کے قائل ہیں تو ہم عوام بھلا کیونکر پیچھے رہیں حالانکہ دینِ برحق یہ کہتا ہے کہ :

اَوفُوا بِالعَهدِ اِنَّ العَهدَ كَانَ مَسؤُلاً ——

اپنے وعدے پورے کرو تحقیق بے شک ہر وعدہ کی باز پرس بھی ہوگی —— مگر کیا علماء کو باز پرس نہ ہوگی؟ ان سیاسی بازی گروں کو بھی شاید کسی نے نہیں پوچھنا غالباً یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے عوام کا حافظہ چونکہ بہت کمزور ہے شاید مرنے کے بعد بھی معاذ اللہ ...... کا حافظہ کمزور ہے اور وہاں اخباری لا بیاں پروپیگنڈے کا زہر پھیلا کر وہاں بھی پلاٹ تیار کر دیں گے۔

آخری گزارش :

پاکستان میں نفاذِ اسلام کے لئے ایک آخری اور فیصلہ کن جنگ کی ضرورت ہے اور یہ اُسی وقت ممکن ہے جب یہاں کی تمام دینی جماعتیں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کی قدرِ مشترک پر متحد ہو جائیں ذاتی، معاشی اور سیاسی مفادات دین پر قربان کرکے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیں، زندگی یا موت کے فیصلہ کی بنیاد پر زبردست جدوجہد کے ذریعہ تمام کفریہ نظاموں کا ٹاٹ یکسر لپیٹ دیں، اس مقصد کے حصول کے لئے تمام دینی جماعتوں کو یہ عہد بھی کرنا ہوگا کہ وہ ہمیشہ کے لئے لادین سیاست دانوں سے تعاون و اشتراک ترک کر دیں گے۔

حالات، واقعات اور مشاہدات کی روشنی میں صاف نظر آ رہا ہے کہ اگر دینی قوتیں متحد نہ ہوئیں اور جدوجہد کا کوئی انقلابی رُخ اختیار نہ کیا گیا تو پھر اللہ کے عذاب کی صورت میں ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ انفرادی و اجتماعی طور پر استغفار کی مجلسیں برپا کریں اور اجتماعی معافی و بخشش کی دعائیں مانگیں، نہ جانے کس کی آہ رسا عرشِ الٰہی تھام لے اور اُمت پر رحمتِ الٰہی سایہ فگن ہو —— آمین :

جناب محمد حسن چغتائی مدظلہ
امیر عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان

"ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے"

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
پیکرِ ایثار و وفا جناب ملک عبد الغفور انوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث

حضرت مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ (آف اکوڑہ خٹک) کا شمار اُن پاکباز، حق گو اور صحیح العقیدہ چیدہ علماء کرام میں ہوتا تھا جن کا دم اِس قحط الرجال کے دَور میں لِبا غنیمت ہے۔ مجھے مولانا مرحوم کی زیارت کا شرف کبھی حاصل نہیں ہوا لیکن میرے دِل میں اُن کی دینی خدمات اور جدوجہد کی دِلربا اداؤں کی وجہ سے اُن سے غائبانہ عقیدت کا اَنمٹ جذبہ پیدا ہو گیا تھا۔ مکہ معظّمہ کے قیام کے دَوران اُن کی وفات کی خبر سُنی تو مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی اور ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اپنے گھر کا فرد چل بسا ہو اور جب تک حرم شریف میں جا کر مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے طواف اور نوافل کی ادائیگی نہ کی سکون سے محروم رہا۔

مرحوم کے علمی مقام اور رُوحانی علوِ مرتبت کو تو صاحبِ علم و روحانیت حضرات ہی سمجھ سکتے ہیں لیکن اُن کی جس ادا پر میں فریفتہ ہوا وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ عشق، عقیدہ ختمِ نبوّت کا تحفظ اور حکومتِ الٰہیہ کے قیام و استحکام کے لئے جہادِ اسلامی افغانستان میں بھرپور شرکت اور انتھک جدوجہد ہے جس کے لئے وہ تادمِ آخر بے قرار و مضطرب رہے۔

آج سے کوئی بیس سال قبل حضرت مولانا مرحوم قاسم العلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں تشریف لائے تو دیگر شہروں کے دینی کارکنوں کے علاوہ بہاولپور کے احباب بھی مولانا کی تقریر سننے ملتان گئے۔ انہوں نے برسبیلِ تذکرہ بیان کیا کہ دَورانِ خطاب مولانا نے فرمایا کہ "میں مفتی نہیں۔ کوئی فتویٰ جاری نہیں کرتا۔ یہاں مستند اور بلند پایہ علماء کرام کا اچھا خاصا اجتماع ہے۔ اُن کی موجودگی میں اپنے مسلمان بھائیوں کو دردمندانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ آئندہ اپنے بچوں کا نام " غلام احمد" رکھنے میں احتیاط سے کام لیں، اس

نام کی بہت ہی عظمت ہے اگر یہ نام رکھیں تو پھر ان بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور گھر میں مکمل دینی ماحول مہیا کریں تاکہ یہ بچہ مستقبل میں اسم بامسمیٰ ہو۔ بعض تلخ اور بھیانک تجربات نے مجھے خوفزدہ کر دیا ہے۔ ایک غلام احمد[ؔلہ] نے مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے انگریز کی سرپرستی میں جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا اور جہاد کی منسوخی کا فتنہ پیدا کیا۔ تو دُوسرے غلام احمد[ؔعہ] نے انکارِ حدیث کا فتنہ برپا کر کے مسلمانوں کے ایمان و یقین کو لوٹا۔ دونوں کا وجود مسلمانوں میں انتشار و افتراق کا باعث بنا (ممکن ہے ان الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہو، بہرحال مفہوم یہی تھا) اصل بات تعلق باللہ اور اطاعت رسول ہے، جس کا اللہ سے جتنا مضبوط تعلق ہوگا بات بھی اُسی انداز سے منہ سے نکلے گی، اور ایسے ہی پاکباز اور نورانی چہروں کو بچوم لینے کو دل چاہتا ہے ——— رب ذوالجلال والاکرام حضرت مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور اُن کی روح پر فتوح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیں۔

ع ایں دعا از من و از جملہ آمین باد

جناب ملک عبدالغفور انوری رحمۃ اللہ علیہ

آج کے اخبار میں مجلس احرارِ اسلام کے سابق

جی حضوریوں کی بستی میں ایثار و وفا کا مجسّم پیکر

امیر رفیق مکرّم الحاج ملک عبدالغفور انوری مرحوم و مغفور کے اچانک سانحۂ ارتحال کی خبر نظر سے گزری تو دل مسوس ہو کر رہ گیا کہ اگر کوئی بروقت اطلاع مل جاتی تو کم از کم جنازہ اور تدفین میں شمولیت کا موقع میسر آجاتا اور زبان پر، انا للہ و انا الیہ راجعون ؕ کا حزنیہ جاری ہو گیا۔

تھوڑے ہی عرصہ بعد نہ صرف خود شاہ جیؒ ملتان کے ہو گئے بلکہ لانگے خان باغ کے ایک جلسہ میں کسی عاشقِ صادق کے نعرۂ مستانہ کے مطابق شاہ جیؒ کا مرقد بھی اس باغ کے متصل قبرستان جلال باقری میں بن گیا۔ ملک صاحب مرحوم اپنی زندگی کے آخری سانس تک مجلس احرارِ اسلام سے منسلک رہے، اور باوجود پیرانہ سالی کے حسبِ توفیق خدماتِ ملک و ملت بھی انجام دیتے رہے، اور جس طرح سے اُن کے

لہ مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ عہ غلام احمد پرویز علیہ ما علیہ